تصدیقِ قلب اور عمل

عبدالغفار سعید

﴿مثل الذین حملوا التوراۃ ثم لم یحملوھا کمثل الحمار یحمل اسفارا﴾

قرآن کا یہ اندازِ بیاں ہے کہ ایک لفظ سے کئی چیزوں کی وضاحت کر دیتا ہے۔ یہ بات متفق علیہ ہے کہ سب سے افضل اور اعلیٰ عبادت نماز ہے اور قرآن و حدیث سے بھی اس کی اہمیت واضح ہے اور اگر یہی سنت کے مطابق نہ ہو تو باقی اعمال بھی غارت ہیں۔ ساری نماز کی بحث چھوڑیے۔ آج ایک ہی مسئلہ پر غور کیجئے اور سارے دین کو سمجھ جاؤ وہ ہے۔ ''رفع الیدین''

رفع الیدین کی احادیث دس عشرہ مبشرہ صحابہ اکرام رضی اللہ عنھم (جن کے نام لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت سنائی) سے ثابت باقی کئی جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنھم سے سو سے اوپر احادیث ہیں جو یہ نہیں کرتے تو ان سے پوچھیے۔ ان کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں۔ احادیث بھی پڑتی ہیں۔ تصدیق بالقلب ہو تو عمل بالجوارح لازم ہے۔

اب مسئلہ یہ ہے کہ تصدیق بالقلب ہو اور عمل بالجوارح نہ ہو تو یہ نفاق کا اعلیٰ درجہ ہے اور قول و فعل میں تضاد ہے۔ اور نہ جانتے ہوئے انکار کرنا اتنا قابل مذمت نہیں جتنا جانتے ہوئے۔

انہوں نے پڑھا اور عمل نہ کیا۔ یاد رکھیے دین جاننے کا نام نہیں ماننے کا نام ہے اور اگر جان کر نہ مانا تو عذاب الٰہی پکڑ لیتا ہے۔ جیسے اُن قوموں کو پکڑا جنہوں نے پہلے معجزہ مانگا اور جب معجزہ سامنے آ گیا تو صریح انکار کر دیا اور ان قوموں پر عذاب کی تفصیل قرآن میں موجود ہے جنہوں نے نماز سنت طریقے کے مطابق نہ پڑھی۔ انھوں نے زیر غور نسائی پڑھی اور عمل نہ کیا۔ گو نسائی کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں۔ پلڑے میں تول لو دو کلو سے کم نہیں ہوگی۔ وہ ابوداؤد، ترمذی، بخاری، مسلم صحاح ستہ کی سب کتابوں کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں اور چلتے جا رہے ہیں۔

انھوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہ کیا اور اللہ بھی ان کے تعصب (جو اہلِ حق کیلئے ہے) کو دیکھ کر ان کی طرف رجوع نہیں کرتا۔ قرآن کہتا ہے ﴿ومن یشکر فانما یشکر لنفسہ﴾ ''جو شکر کرتا ہے تو گویا اپنے ہی لیے کرتا ہے۔''

﴿ومن یتول فان اللہ ھو الغنی الحمید﴾

''اور جو پھر گیا تو اللہ بے نیاز اور تعریف کیا گیا ہے۔''

ہمارے استاد مولانا فاروق الرحمٰن یزدانی صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے بہت غور کیا کہ یہ لوگ مانتے کیوں نہیں تو مجھے منجانب اللہ یہ پتہ چلا کہ اللہ نے ان کو ہدایت کی توفیق ہی نہیں دی اور ہمارے استاد مولانا نجیب اللہ طارق صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے آج سے تیس برس قبل جہاں اب فیصل آباد جیل ہے، ایک بورڈ پر لکھا دیکھا کہ لوگ اسلام کے لیے جانیں قربان کریں گے، جلسے کریں، جلوس نکالیں گے۔ لیکن اسلام پر عمل نہیں کریں۔

مسجد تو بنا دی شب بھر میں ایمان کی حرارت والوں نے
من اپنا پرانا پاپی ہے برسوں میں نمازی بن نہ سکا
کیا خوب امیر فیصل کو سنوسی نے پیغام دیا
تو نام و نسب کا حجازی ہے پر دل کا حجازی بن نہ سکا
تری آنکھیں تو ہو جاتی ہیں پر کیا لذت ہے اس رونے میں
جب خونِ جگر کی آمیزش سے اشکِ پیازی بن نہ سکا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بقیہ: کہاں کی دانائی

قارئین کرام! آپ کیا سمجھتے ہیں کہ اس دھماکے کا بنیادی جرم دھماکہ کرنے والے کے سر پر ہے۔ نہیں بلکہ اس دھماکے کا ذریعہ وہ علماء کرام ہیں جنہوں نے لوگوں کو ایک فضول کام کیلئے جمع کیا اور من گھڑت ثواب بتا کر ان لوگوں کو سبز باغ دکھایا۔ کیا ان جلسے جلسوں سے اور ان سڑک پر بنی ہوئی پہاڑیوں سے اور ان جھنڈیوں سے کیا لوگ سود کھانا چھوڑ دیں گے، جھوٹ بولنا چھوڑ دیں گے، افسر رشوت لینا چھوڑ دیں گے۔ کیا حکمران اسلام کے مفاد میں کام کرنا شروع کر دیں گے۔ اگر تو یہ سارے فوائد ہم کو حاصل ہو جائیں تو بلاشبہ ہم کو سال میں ایک مرتبہ نہیں بلکہ تین چار مرتبہ جشن عید میلاد منانا چاہئے۔

محترم قارئین! یہ تمام فوائد ہم کو کبھی بھی اس کھیل تماشے سے حاصل نہیں ہو سکتے۔ بلکہ الٹے نقصانات ہمارے سروں پر چڑھتے جا رہے ہیں۔ کیا ہم جشن منانے کا حق رکھتے ہیں......؟

برادرانِ کرام! خوشی اور جشن وہ قوم منایا کرتی ہے جو تمام مصائب و آلام سے پاک ہو۔ لیکن آپ اس بات کا ملاحظہ کر رہے ہیں کہ آج امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ خصوصاً پاکستانی عوام کو کس قدر مصائب کا سامنا ہے۔ ایک طرف قرضوں کا بوجھ ہے تو دوسری طرف بلوچستان کی حالت دن بدن خراب ہوتی جاتی ہے۔ بے عمل اور بے سمجھ حکمرانوں کی حکمرانی ہمارے مستقبل کی تباہی کی ضامن ہے اور ان پریشانیوں میں ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد منا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کر کے ایک اور گناہ اپنے سر لے لیں۔ یہ کیسی دانائی ہے......؟ اور یہ کیسی عقلمندی ہے......؟ ہم ان نام نہاد علماء سے پوچھتے ہیں کہ آپ اب بھی میلاد منا کر اپنے آپ کو عقلمند اور دانا کہیں گے......؟ غلط ہونے کے باوجود اپنے آپ کو دانا کہنا یہ کہاں کی دانائی ہے......؟

اندازِ بیاں اگرچہ شوخ نہیں ہے
شاید کہ تیرے دل میں اتر جائے میری بات